بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۵
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل قادیان
خطبہ نمبر (۲۳)

ایڈیٹر: غلام نبی
یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۰ | ۳۱ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش | ۱۷ رجب سنہ ۱۳۶۱ھ | ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۷۶

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو حرارت کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو سردرد اور نزلہ کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

مقامی سکولوں میں چونکہ عنقریب موسمی تعطیلات ہونے والی ہیں۔ اس لئے کل بعد نماز عصر جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے بورڈنگ تحریک جدید کے طلباء کے سامنے ایک تقریر کرتے ہوئے انہیں بعض بیش قیمت نصائح فرمائیں۔

آج بعد نماز عصر دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی صدارت میں محلہ جات کے صدر صاحبان کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں تبلیغ سے تعلق رکھنے والے بعض امور پر غور کیا گیا

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کا ہر فرد استقلال کے ساتھ زیادہ سے زیادہ قربانی کرتا جائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۴۔ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش

مرتبہ: شیخ رحمت اللہ صاحب۔ شاکر

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یہ زمانہ جیسا کہ میں نے کئی دفعہ بیان کیا ہے۔ اور بہت سے لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں

نہایت ہی ابتلاء اور ٹھوکر کا زمانہ

ہے۔ لاکھوں آدمی۔ بلکہ یُوں کہنا چاہیئے کہ کروڑوں آدمی ہر روز مصائب اور مشکلات کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ انسانی زندگی جتنی ارزاں ان ایام میں ہوئی ہے۔ شائد کبھی بھی اتنی ارزاں نہیں ہوئی۔ اور ابھی تک

خونریزی کا جوش

لوگوں کے دماغ سے نہیں اُترا۔ بلکہ بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ جہاں ہمیں ان باتوں کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی طرف رجوع۔ اور دُعا کی خواہش پیدا ہونی چاہیئے۔ وہاں اس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ لڑائی ہمارے لئے ایک اور رنگ میں بھی

بہت بڑا سبق

ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ کہ تم میں سے بعض لوگ ابتلاؤں اور لڑائیوں میں شہادت وغیرہ کی وجہ سے گھبرا جاتے ہیں۔ اور کمزوری دکھانے لگتے ہیں۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو مصائب، اور مشکلات ان کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ویسے ہی مصائب اور مشکلات کفار کو بھی برداشت کرنے پڑتے ہیں اور جو قربانیاں ان کو دینی پڑتی ہیں ویسی قربانیاں کفار کو بھی دینی پڑتی ہیں پھر فرمایا۔ کہ

ایک فرق

ہے تم میں۔ اور ان میں اور وُہ یہ کہ ان کی قربانیوں کے بدلہ میں کوئی ایسے انعام مقدر نہیں۔ موعود نہیں۔ کہ جن کی خاطر ان کو قربانیاں کرنی پڑیں۔ لیکن تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف سے ایسے انعامات کا وعدہ ہے۔ کہ جن کا اندازہ بھی انسانی عقل نہیں لگا سکتی۔ اور جن کی مثال کسی دُوسری جگہ نہیں مل سکتی۔ انسان ان کو جان ہی نہیں سکتا فرمایا۔ اگر کفار

بغیر کسی امید اور مقصد کے

اور بغیر کسی انعام کے وعدہ کے یہ مصائب اور مشکلات برداشت کرتے، اور قربانیاں کرتے ہیں۔ تو تم کو جن کے ساتھ خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے انعامات کے وعدے ہیں۔ ان قربانیوں کے کرنے میں کیا ہچکچاہٹ ہو سکتی ہے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگوں میں ایک طرف

ابوجہل اپنے گھر سے نکلا

اور یہ جانتے ہُوئے نکلا۔ کہ لڑائی میں انسان مارا بھی جاتا ہے۔ یہ جانتے ہُوئے نکلا۔ کہ لڑائی میں انسان ایسا زخمی بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ساری عمر اس کی چارپائی پر پڑے پڑے ہی کٹ جائے۔ یہ جانتے ہُوئے نکلا۔ کہ لڑائی میں انسان شدید زخمی ہو کر ناقابل برداشت درد میں مبتلا ہو سکتا ہے اور یہ جانتے ہُوئے نکلا۔ کہ لڑائی میں انسان قیدی بھی بن سکتا ہے اور باوجودیکہ وُہ

اپنی قوم کا سردار

ہو۔ اسے معمولی لوگوں کی غلامی بھی کرنی پڑتی ہے۔ پھر یہ جانتے ہُوئے گھر سے نکلا۔ کہ لڑائی میں انسان شکست بھی کھا جاتا ہے۔ اور اسے اپنی قوم میں جو عزت اور سرداری حاصل ہو۔ اسے کھو بیٹھتا ہے۔ یہ سب کچھ جانتے ہُوئے ابوجہل گھر سے لڑائی کے لئے نکلا۔ ان صورتوں کے ساتھ ایک فتح کی صورت میں اسے کیا امید ہو سکتی تھی۔ سوائے اس کے کہ سرداری ذرا اور پکی ہو جائے۔ اور کچھ عرصہ کے لئے دِل خوش ہو جائے۔ کہ میں نے اپنے دُشمنوں کو مار دیا۔ یا ان کو شکست دیدی۔ مگر ان

باقی صُورتوں میں

جو میں نے بیان کی ہیں۔ اس کے لئے کیا امید ہو سکتی تھی۔ اگر وُہ مر جاتا۔ تو اسے کس بدلہ کی امید ہو سکتی تھی۔ ساری عمر کے لئے نکما ہو جانے کی صورت میں اسے کس انعام کی امید ہو سکتی تھی۔ غلام ہو جانے کی صورت میں اسے کس خوشی کی توقع ہو سکتی تھی اس کے مقابلہ میں

حضرت ابوبکرؓ بھی مدینہ سے لڑائی کے لئے نکلے

اور یہ جانتے ہُوئے نکلے۔ کہ انسان لڑائی میں مارا بھی جاتا ہے۔ یہ جانتے ہُوئے نکلے کہ انسان لڑائی میں ایسا زخمی بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ہمیشہ کے لئے ناکارہ ہو جائے۔ یہ جانتے ہُوئے نکلے۔ کہ لڑائی میں انسان شدید زخمی بھی ہو سکتا ہے اور اس طرح مدتوں کے لئے وُہ تکلیف کا شکار ہو سکتا ہے۔ یہ جانتے ہوئے نکلے۔

کہ لڑائی میں انسان غلام بھی بن جاتا ہے اور اس طرح اسے دوسروں کی خدمت کرنی پڑتی ہے۔ یہ جانتے ہوئے نکلے کہ لڑائی میں شکست بھی ہوسکتی ہے۔ اور انسان اپنی قوم میں زیادہ عزت حاصل کرنے کے بجائے رسوا ہو جاتا ہے۔ اور ذلیل ہو جاتا ہے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود

ابوجہل اور حضرت ابوبکرؓ کے لڑائی میں جانے میں فرق

تھا۔ جہاں ابوجہل یہ سمجھتا تھا۔ کہ اگر میں لڑائی میں مارا گیا۔ تو حیات کا خاتمہ ہو جائیگا اور میرے جسم کے ساتھ ہی میری رُوح بھی فنا ہو جائے گی۔ وہاں حضرت ابوبکرؓ جانتے تھے۔ کہ اگر میں لڑائی میں مارا گیا تو خدا تعالےٰ کی رحمت فرشتوں کے ساتھ استقبال کے لئے آئے گی۔ اور میری رُوح اس فانی جسم اور کمزور زندگی کو چھوڑ کر ایسی زندگی حاصل کرے گی۔ جس کی وسعتوں کا کوئی اندازہ نہیں۔ اور انعامات کی کوئی حد بندی نہیں۔ جہاں ابوجہل جانتا تھا۔ کہ اگر لڑائی میں مارا گیا۔ تو بیوی۔ بچوں۔ بہنوں۔ بھائیوں اور رشتہ داروں سے

ہمیشہ کے لئے جُدا

ہو جاؤں گا۔ وہاں حضرت ابوبکرؓ جانتے تھے۔ کہ اگر میں مارا گیا تو اپنے باپ دادا حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت اسحٰقؑ اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کے پاس جاؤں گا۔ جہاں ابوجہل کو جدائی نظر آتی تھی۔ وہاں حضرت ابوبکرؓ کو وصال سامنے دکھائی دیتا تھا۔ جہاں ابوجہل کے سامنے اگر یہ بات تھی کہ میں ایسا زخمی ہوسکتا ہوں۔ کہ چارپائی پر ہی پڑے پڑے جان دینی پڑے۔ زندگی کا سکھ باقی نہ رہے۔ اور ہمیشہ کے لئے بے کار ہو جاؤں۔ وہاں حضرت ابوبکرؓ بھی گو یہ سمجھتے تھے۔ کہ ہوسکتا ہے

لڑائی میں ایسا زخمی

ہو جاؤں۔ کہ چارپائی پر ہی پڑے پڑے جان دینی پڑے۔ مگر وہ یہ بھی جانتے تھے کہ میں جسم کے بیکار ہونے سے بے کار نہیں ہوسکتا۔ بلکہ میرا ایسے خدا سے واسطہ ہے۔ جس کا جسم کے اعمال سے تعلق نہیں بلکہ قلب سے ہے۔ اس خدا کے ساتھ جس کے حکم کے ماتحت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

ایک جنگ کے موقعہ پر

اپنے صحابہ سے فرمایا کہ اس جنگ میں جو تکالیف تمہیں اٹھانی پڑ رہی ہیں۔ ان پر فخر نہ کرو۔ اور یہ نہ سمجھو کہ تم نے کوئی بڑا کام کیا ہے۔ مدینہ میں بھی ایسے لوگ ہیں۔ کہ جنہیں وہی ثواب پہونچتا ہے جو تمہیں پہونچتا ہے۔ تم تکلیف کی کوئی وادی ایسی نہیں گزرتے۔ کہ جو ثواب تمہیں ملتا ہے انہیں نہ ملتا ہو۔ اور کوئی مشکل ایسی نہیں۔ کہ جس کا ثواب تمہیں پہونچتا ہو۔ اور انہیں نہ پہونچتا ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا کیا مطلب ہے تکالیف تو ہم اٹھاتے ہیں۔ اور ثواب ان کو بھی مل جاتا ہے۔ حالانکہ وہ گھروں میں بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو

ہر تکلیف دین کی راہ میں اٹھانے کی خواہش

رکھتے ہیں۔ مگر معذوری کی وجہ سے مجبور ہیں۔ ان کی بھی اللہ تعالےٰ کی راہ میں لڑتے ہوئے مرجانے کی خواہش ایسی ہی زبردست ہے جیسی تمہاری مگر وہ اندھے۔ لولے یا لنگڑے ہیں۔ اس وجہ سے جنگ میں شریک نہیں ہوسکتے وہ امنگ جو تمہارے دلوں میں پیدا ہوتی ہے۔ ان کے دلوں میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ مگر وہ معذوری کی وجہ سے تمہارے ساتھ شامل نہیں ہوسکتے۔ اس لئے جو ثواب تمہیں جسمانی تکالیف اٹھانے کی وجہ سے ملتا ہے۔ وہ ان کو

روحانی تکلیف

کی وجہ سے مل جاتا ہے۔ مگر ابوجہل کو ناکارہ ہو جانے کی صورت میں ایسی کوئی امید کہاں ہوسکتی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ جانتے تھے۔ کہ اگر لڑائی میں ایسے زخمی ہو گئے۔ کہ تمام عمر چارپائی پر ہی پڑے رہیں۔ تو بھی ان کے لئے

روحانی اور قلبی کیفیات

کا ذریعہ ایک ایسا ذریعہ ہے۔ کہ جس سے وہ زندگی کو زیادہ سے زیادہ کار آمد اور مفید بنالیں گے۔ اگر ابوجہل یہ سمجھتا تھا۔ کہ لڑائی میں شکست بھی ہوسکتی ہے۔ تو ابوبکرؓ بھی یہ خیال کرسکتے تھے مگر فرق دونوں میں یہ ہے۔ کہ ابوجہل سمجھتا تھا۔ کہ مجھے بھی شکست ہوسکتی ہے لیکن ابوبکرؓ کامل مومن تھے۔ اور اس لئے وہ کبھی یہ مان ہی نہ سکتے تھے کہ مجھے بھی شکست ہوسکتی ہے۔ مومن جانتا ہے کہ میرے لئے

دو ہی صورتیں

ہیں یعنی یا یہ کہ مر کر خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کروں۔ اور یا پھر فتح حاصل کروں۔ حضرت ابوبکرؓ لڑائی میں شکست کے تو قائل تھے۔ مگر مومن کی شکست کے نہیں ہاں وہ مومن کی شہادت کے قائل تھے۔ وہ جانتے تھے۔ کہ مومن کبھی میدان سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا وہ یا تو فتح کے قائل تھے۔ اور یا شہادت کے۔ اور ایسے لوگ اگر مارے بھی جائیں۔ تو جس طرح ان کی زندگیاں دوسرے لوگوں کے قلوب میں امنگوں کو تیز کرنے کا موجب ہوتی ہیں۔ اور دوسروں کے لئے شمع راہ ہوتی ہیں۔ اسی طرح وہ مر کر بھی انہی باتوں کا سامان کر دیتے ہیں۔ صحابہ کو اتفاقی حوادث کے سوا کبھی شکست نہیں ہوئی۔ بے شک احد میں انہیں

پیچھے ہٹنا پڑا

مگر شکست نہیں ہوئی۔ بلکہ پیچھے ہٹ کر بھی وہ میدان جنگ کے ارد گرد ہی منڈلاتے رہے۔ دُنیا میں ان کے سوائے اور کونسی قوم پیش کی جاسکتی ہے۔ جسے بظاہر شکست ہو جائے۔ اور پھر بھی وُہ میدان سے نہ ہٹے۔ حنین میں بھی انہیں ایک اتفاقی حادثہ پیش آیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ تقدیر کے طور پر کچھ عرصہ کے لئے ان کے قدم اکھڑ گئے۔ مگر چند منٹ کے بعد ہی وہ پھر سنبھل گئے۔ اور واپس میدان میں آپہونچے اس کے سوا کوئی اور مثال نہیں۔ کہ مسلمان میدان سے ہٹے ہوں۔ قرآن کریم میں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی نگاہ میں مومن وہی ہے جو میدان جنگ سے نہیں ہٹتا۔ سوائے حملہ کرنے کی غرض سے۔ یا بڑے لشکر سے ملنے کے لئے۔ شکست کھا کر وہ پیچھے نہیں ہٹتا۔ اور

شکست کھانے والا مومن ہوتا ہی نہیں

حملہ کرنے کے لئے ہٹنا تو جنگ ہی کا حصہ ہے۔ ایک شخص دیکھتا ہے۔ کہ اس جگہ کھڑے ہو کر میرا لڑنا اتنا مفید نہیں ہوسکتا جتنا فلاں جگہ پہونچ کر لڑنا مفید ہوسکتا ہے وہاں جا کر میں دشمن کو کمزور کرسکتا ہوں۔ پس اس غرض سے وہ اگر پیچھے ہٹتا ہے تو یہ جائز ہے۔ اسی طرح بڑے لشکر سے ملنے کے لئے ہٹنا بھی جائز ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اصل لشکر سے آگے

ہراول دستے

ہوتے ہیں پہلے زمانوں میں بھی ہوتے تھے اور آج کل بھی۔ ان کے لئے یہ حکم نہیں ہوتا۔ کہ وہ دشمن سے لڑیں۔ بلکہ ان کی ڈیوٹی صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ دشمن کی کمزوریاں معلوم کریں۔ اور اصل فوج کو بتائیں وہ بیس تیس پچاس یا سو دو سو آدمی ہوتے ہیں۔ جو اس بات کا اندازہ کرتے ہیں۔ کہ کس جگہ سے دشمن پر حملہ کرنا زیادہ مفید ہوسکتا ہے۔ وہ یہ پتہ لے کر آتے ہیں اور بتاتے ہیں۔ کہ فلاں جگہ دشمن کی پیدل فوج زیادہ ہے۔ فلاں جگہ سوار زیادہ ہیں فلاں جگہ ٹینک اور فلاں جگہ توپیں زیادہ ہیں۔ اور کمانڈر انچیف ان سب اطلاعات کو ملا کر یہ فیصلہ کرتا ہے۔ کہ کیا وہاں حملہ کرنا زیادہ مفید ہوسکتا ہے۔ جہاں پیدل فوج زیادہ ہے۔ یا وہاں مفید ہوسکتا ہے جہاں سوار ہیں۔ وہاں مفید ہوسکتا ہے جہاں توپیں ہیں۔ یا وہاں مفید ہوسکتا ہے۔ جہاں ٹینک ہیں۔

ہراول دستہ

کی فراہم کردہ اطلاعات سے وہ پہلے ایک نقشۂ جنگ تیار کرے گا۔ اور پھر اس کے ماتحت حملہ کرے گا۔ اسلئے ہراول دستوں کا پیچھے ہٹنا شکست نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ضروری ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ سوائے ان دو صورتوں کے اور کوئی صورت مومن کے لئے میدان سے پیچھے ہٹنے کی نہیں۔ اور جو ہٹتا ہے وہ مومن نہیں ہے۔

ہر احمدی بچہ کا فرض ہے کہ وہ سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرے ۔ مہتمم اطفال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں نقشہ کھینچا ہے۔ ہر زمانہ کے کافروں اور مومنوں کے لئے۔ وہ مومنوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ کہ جنگ میں کافر بھی مرتے ہیں۔ اور تم بھی مرتے ہو۔ وہ بھی بھوکے رہتے ہیں۔ اور تم بھی رہتے ہو۔ وہ بھی قیدی بنتے ہیں۔ اور تم بھی ہو سکتے ہو۔ جو مصائب اور مشکلات تم اٹھاتے ہو۔ وہی وہ بھی اٹھاتے ہیں۔ اس لحاظ سے تو دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ مگر فرق ہے بھی۔ اور وہ یہ کہ تمہارے لئے تمہارے خدا نے ایسے وعدے کر رکھے ہیں۔ کہ جن کی موجودگی میں تم خدا تعالےٰ کے رستہ میں موت کو انعام سمجھتے ہو۔ اور سزا یا تکلیف نہیں سمجھتے۔ مگر کافروں کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی ایسا وعدہ نہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں

ایک صحابی لڑائی میں شہید

ہو گئے۔ آپ نے ان کے لڑکے کو دیکھا کہ چہرہ پر غم کے آثار تھے۔ آپ نے ان کو بلایا۔ اور فرمایا۔ تمہیں اپنے باپ کی شہادت کا غم ہے۔ تم کو اگر یہ معلوم ہو جائے۔ کہ شہادت کے بعد تمہارے باپ سے اللہ تعالےٰ نے کیا سلوک کیا۔ تو یہ سب غم فوراً ہلکا ہو جائے۔ تمہارے باپ کی رُوح کو اللہ تعالےٰ نے سامنے بلایا۔ اور فرمایا۔ کہ میں تم سے اتنا خوش ہوں۔ کہ تم مجھ سے جو کچھ مانگو۔ میں دوں گا۔ تمہارے باپ نے اس سوال کے جواب میں اللہ تعالےٰ سے عرض کیا کہ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں۔ کہ تو مجھے پھر زندہ کرے۔ اور میں پھر اسلام کے لئے لڑ کر مارا جاؤں۔ اور تو پھر مجھے زندہ کرے۔ اور میں پھر مارا جاؤں۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہے۔ تو مجھے

بار بار زندہ

کرتا جائے۔ اور میں ہر بار اسلام کے لئے لڑتا ہوا مارا جاؤں۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ اگر میں اپنی جان کی قسم کھا کر یہ سنت نہ قائم کر چکا ہوتا۔ کہ مُردوں کو اس دُنیا میں واپس نہیں کروں گا۔ تو میں تمہیں ضرور زندہ کر دیتا۔ مگر میرا وعدہ ہے کہ مُردے اس دُنیا میں واپس نہ جا سکیں گے۔ اس حدیث کو ہماری جماعت اس بات کی دلیل کے طور پر ہمیشہ استعمال کرتی ہے۔ کہ حقیقی مُردے اس دُنیا میں واپس نہیں آ سکتے۔ مگر اس سے ایک اور سبق یہ ملتا ہے۔ کہ مومن خدا تعالےٰ کے لئے جو تکالیف اٹھاتے ہیں۔ وہ ان پر گراں نہیں گزرتیں۔ بلکہ وہ ان کو بار بار اٹھانا چاہتے ہیں۔

پس ہمیں اس لڑائی سے یہ سبق بھی حاصل کرنا چاہیئے۔ کہ لڑنے والی قوموں کے افراد چھوٹی چھوٹی خواہشات کے لئے یہ تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ ستمبر ۱۹۳۹ء کے شروع میں یہ لڑائی شروع ہوئی تھی۔ اس کے بعد ستمبر ۱۹۴۰ء آیا۔ پھر ستمبر ۱۹۴۱ء۔ اور اب ستمبر ۱۹۴۲ء سر پر کھڑا ہے۔

تین سال ہونے کو آئے

ہیں۔ اور جو لوگ اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ وہ متواتر تین سال سے دن رات تکالیف برداشت کر رہے ہیں۔ توپوں کے گولوں اور بموں سے ان کے کانوں کے پردے پھٹ رہے ہوں گے۔ ان کو زمین پر سونا پڑتا ہے۔ بوجھ اٹھانے پڑتے ہیں۔ راتوں کو جاگنا پڑتا ہے بھوکا رہنا پڑتا ہے۔ اپنی جانوں کو ہر قسم کے خطرات میں ڈالنا پڑتا ہے۔ مگر وہ برابر ان تکالیف میں چلے جاتے ہیں اس سے ہمیں یہ سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ مومنوں کی قربانیاں ان لوگوں کے مقابل پر کتنی وسیع ہونی چاہئیں۔ اگر کافر دُنیوی اغراض کے لئے چار پانچ یا سات سال تک مسلسل اپنے آپ کو خطرات میں ڈال سکتے ہیں۔ تو مومن مسلسل ستر سال تک بھی اپنے آپ کو خطرات میں ڈالتے جائیں۔ تو کم ہے۔

ہماری جماعت کے لئے یہ سوال

اور بھی اہم ہے۔ ہندوستانی استقلال کے ساتھ مسلسل کام نہیں کر سکتے۔ بعض ڈاکٹر اسے ملیریا کا نتیجہ بتاتے ہیں۔ کہ اس کے اثر کی وجہ سے انسان جلدی تھک جاتا ہے۔ یہاں ایک ہی میدان جنگ میں

لڑائی کا خاتمہ

ہو جاتا ہے۔ مگر یورپ کی لڑائیاں کتنی لمبی چلتی جاتی ہیں۔ سالہا سال تک ایک لڑائی جاری رہتی ہے۔ اور کسی کو یہ خیال تک نہیں آتا۔ اور کوئی یہ نہیں کہتا۔ کہ اب چھ ماہ گزر گئے ہیں اب سال گزر گیا ہے۔ کہ ہمارے رشتہ دار میدان جنگ میں ہیں۔ وہاں کھانے کی تکلیف ان کو برداشت کرنی پڑ رہی ہے۔ کپڑے کافی نہیں مل سکتے سفر میں متواتر رہنا پڑتا ہے۔ اب لڑائی ختم ہونی چاہیئے۔ مگر

ہمارے ملک کا طریق

یہ ہے۔ کہ چھ ماہ یا سال کے بعد لوگ گھبرا کر سُست ہو جاتے ہیں۔ میں نے خود اپنی جماعت میں دیکھا ہے۔ بڑی قربانی کرنے والی جماعت ہے۔ مگر بہت کم عہدہ دار ہیں۔ جو چھ سات یا آٹھ دس سال تک متواتر محنت سے کام کرتے چلے جائیں۔ ایک سکرٹری بڑا اچھا کام کرتا ہے۔ مگر چار پانچ سال کے بعد ہی وہ تھکا ہوا معلوم ہونے لگتا ہے یہی

امارت اور صدارت کا حال

ہے۔ ایک شخص امیر یا پریذیڈنٹ مقرر ہو کر بڑا اچھا کام کرتا ہے۔ مگر ۵-۷ سال کے بعد غفلت اور سُستی شروع ہو جاتی ہے۔ نہ معلوم یہ عادت کا نتیجہ ہے یا جیسا کہ بعض ڈاکٹروں کی رائے ہے ملیریا کا اثر ہے۔

بہرحال ہمارے ملک میں استقلال کے ساتھ لمبے عرصہ تک قربانی کی عادت نہیں۔ مگر ہماری جماعت کو سوچنا چاہیئے کہ جن قوموں سے اس کا مقابلہ ہے ان میں یہ خوبی موجود ہے۔ اور جب تک ہماری جماعت اس کمزوری کو دُور نہ کرے۔ کسی صورت میں وہ فتح اور غلبہ حاصل نہیں کر سکتی۔ وہ دُنیا پر کبھی غالب نہیں آ سکتی۔ جب تک کہ اس عادت کو درست نہ کرے۔ اور جب تک ہر فرد ایسا نہ ہو کہ

استقلال کے ساتھ قربانی

کرتا چلا جائے۔ اور ہر روز وہ پہلے روز سے زیادہ قربانی کے لئے اپنے آپ کو تیار پائے۔

خوب یاد رکھو۔ کہ ہم نے ایسے دُشمن کو زیر کرنا ہے۔ جو استقلال کے ساتھ کام کرنے کا عادی ہے۔ اور ہم اسے اسی صورت میں مغلوب کر سکتے ہیں۔ کہ جب دلوں میں ایسا ایمان پیدا ہو جائے کہ یہ قربانیاں جو وہ کر رہا ہے۔ ہمیں بہت ہی کم اور حقیر نظر آئیں۔ اگر ایک جرمن کو موت ایک پر کے برابر ہلکی نظر آتی ہو۔ تو ہمیں اس پر کے ریشہ سے بھی ہلکی نظر آئے۔ اگر یہ تکالیف ایک جرمن کو ایک پر کے برابر ہلکی نظر آ رہی ہوں۔ تو ہمارے دل کا احساس ان کو پر کے ریشہ سے بھی ہلکا بتا رہا ہو۔

یہ ضروری چیزیں ہیں۔ جب تک یہ ہم میں پیدا نہ ہوں۔ ہم دُنیا پر غالب نہیں آ سکتے۔ کچھ روز کام کرکے تھکان محسوس کرنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ کچھ عرصہ شیطان کا مقابلہ کرکے اس کے لئے دروازے کھول دیں۔ اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ گویا پچھلا کیا کرایا بھی رائگاں چلا جائے۔ اس کی مثال تو ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی شخص دو گھنٹے تک تو چوروں کا مقابلہ کرے۔ مگر پھر مکان کا دروازہ کھول دے اس کے لئے تو یہی بہتر تھا۔ کہ پہلے ہی کھول دیتا۔ تا خواہ مخواہ مار نہ کھاتا۔ اور زخمی نہ ہوتا۔ جو قوم کچھ عرصہ کے بعد تھک کر ہتھیار ڈال دیتی ہے۔ وہ بے وقوف ہے۔ اس کے لئے تو پہلے ہی مرحلہ پر ہتھیار ڈال دینا مناسب تھا۔

ہتھیار اٹھانے کا حق

اسے ہی ہے۔ جو آخر دم تک مقابلہ کرے اور مرنے کے لئے تیار رہے۔ مسلمانوں میں آج تک جتنی بھی تحریکات شروع ہوئیں۔ وہ اسی طرح ختم ہو گئیں۔ جب

خلافت کی تحریک

شروع ہوئی۔ تو اتنا جوش تھا۔ کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ سارا ہندوستان ملک سے باہر چلا جائے گا۔ اور اس میں شبہ نہیں۔ کہ بعض لوگوں نے بڑی بڑی قربانیاں بھی کیں۔ اچھے اچھے عہدوں والوں نے نوکریاں چھوڑ دیں۔ اور ہجرت کر کے چلے گئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بعض نے اپنی بڑی بڑی قیمتی جائدادیں اونے پونے کرکے بیچ ڈالیں۔ اور یہاں سے چلے گئے۔ مگر پانچ چھ ماہ کے بعد ہی یہ سارا جوش مٹ گیا۔ اور آج ان مہاجرین کو کوئی جانتا بھی نہیں۔ جو لوگ باہر گئے ان میں سے کچھ تو دھکے کھا کر واپس آگئے کچھ مر گئے۔ اور کچھ ایسے ہیں جو ابھی تک اردگرد کے ملکوں میں پھر رہے ہیں۔ اور اب کہیں بھی وہ جوش ہجرت نظر نہیں آتا۔ اس کے بعد حال میں

مسجد شہید گنج کی تحریک

شروع ہوئی۔ اور مسلمانوں میں ایسا جوش تھا۔ کہ معلوم ہوتا تھا مسلمان پنجاب کے چپہ چپہ پر شہید گنج بنا دیں گے۔ اور یہ نظر آتا تھا۔ کہ پہلے تو شہید گنج نام اس وجہ سے تھا۔ کہ بقول سکھوں کے یہاں بعض سکھوں نے جانیں دے دی تھیں مگر اب مسلمان اسے شہید گنج بنائیں گے اور لاکھوں مسلمانوں کا خون اس کی دیواروں پر چھینٹے دے گا۔ مگر آج دیکھ لو۔ نہ وہ تحریک ہے۔ اور نہ کسی کو وہ یاد ہے سکھ آج بھی اسی طرح اس پر قابض ہیں۔ اور وہ لوگ جو سارے

پنجاب میں شور

مچا رہے تھے۔ ان کا نام و نشان بھی کہیں نظر نہیں آتا۔ اگر مسلمان کسی ایک تحریک کے متعلق بھی استقلال سے کام لیتے۔ تو آج ہندوستان میں ان کی حالت بہت بہتر ہوتی۔ اگر خلافت کی تحریک کچھ عرصہ کے بعد دب نہ جاتی۔ بلکہ بڑھتی ہی چلی جاتی۔ تو مسلمانوں کے حق میں نتیجہ مفید نکلتا۔ اور جو لوگ باہر گئے تھے۔ وہ واپس آکر یہاں عزت کی زندگی بسر کرتے۔ اسی طرح شہید گنج کی تحریک خواہ غلط تھی یا ٹھیک

اگر مسلمان قربانیاں کرتے جاتے

تو آج کسی کو ان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہ ہوتی۔ یاد رکھو کہ قربانی کا دل دہلا دینے والا شور نہیں، بلکہ استقلال کے ساتھ قربانیاں پیش کرتے جانا اصل چیز ہے۔ یورپ کے لوگ اس بات کو جانتے ہیں۔ اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ اس لئے انہیں

عزت اور عروج

حاصل ہے۔ صدیاں گزر جاتی ہیں۔ مگر ان کے استقلال میں فرق نہیں آتا۔ افراد کے ساتھ ان کے مقاصد کا تعلق نہیں۔ بلکہ قوم کے ساتھ مقاصد کا تعلق ہوتا ہے۔

صلیبی جنگوں کو دیکھو

یورپ کی قومیں پاگلوں کی طرح شام پر حملے کرتی رہیں۔ اور ستر سال تک لڑتی رہیں۔ مگر کامیاب نہ ہو سکیں۔ اس کے بعد مسلمانوں نے تو یہ سمجھ لیا۔ کہ انہوں نے دشمن کو شکست دے دی۔ اور گھروں میں غافل ہو کر سو گئے۔ لیکن اہل یورپ کے دلوں میں سات سو سال تک بھی وہ چنگاری سلگتی رہی۔ اور آخر اس صدی میں انگریزوں نے وہاں قبضہ کر ہی لیا۔ وہی میدان جس میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے فرانس کے بادشاہ فلپ اور انگلستان کے بادشاہ رچرڈ کو شکستیں دی تھیں۔ اس پر آج ان کا قبضہ ہے۔ بلکہ

سلطان صلاح الدین ایوبی کی قبر

پر بھی انہی لوگوں کا قبضہ ہے۔ اگر وہی چنگاری مسلمانوں کے دل میں بھی سلگتی رہتی۔ اور وہ ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھتے۔ کہ ان کے ملک پر قبضہ کرنا اہل یورپ کا منشا ہے۔ اور ہر مسلمان کے دل میں یہ عزم ہوتا۔ کہ یہ قبضہ نہیں ہونے دینا تو یہ کبھی نہ ہو سکتا۔ اور مسلمانوں کو یہ

ذلت پر ذلت

نہ اٹھانی پڑتی۔ مگر افسوس کہ مسلمان ایک لڑائی کے بعد غافل ہو گئے۔ اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ ہم نے دشمن کو شکست دے دی ہے۔ حالانکہ دشمن نے

دوسرے طریق پر حملہ

شروع کر دیا تھا۔ دشمن نے سوچا۔ کہ مسلمان کیوں فتح پاتے ہیں۔ اور ہمیں کیوں شکست پر شکست ہوتی ہے۔ اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ مسلمانوں کے پاس تجارت ہے۔ اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم بھی تجارت کی طرف متوجہ ہوں گے انہوں نے سوچا کہ

مسلمانوں کی کامیابی

کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کے ہاں یونیورسٹیاں ہیں۔ اور وہ علم پڑھتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے خود بھی یونیورسٹیاں قائم کیں۔ اور نئی نئی ایجادوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ انہوں نے سوچا کہ مسلمان اس واسطے ہم پر غالب آجاتے ہیں۔ کہ ان کے پاس سمندری بیڑا ہے۔ اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم بھی اب اپنا بیڑا بنائیں گے نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے بیڑے چھوٹے ہوتے گئے۔ اور ان کے بڑھتے گئے۔ مسلمانوں کی تجارت گرتی گئی۔ اور ان کی بڑھتی گئی۔ مسلمانوں کی یونیورسٹیاں بند ہوتی گئیں۔ اور ان کی ترقی کرتی گئیں۔ وہ لوگ

مسلمانوں کے ملک میں

آئے۔ اور جس طرح میں نے بتایا ہے کہ ہراول دستے دشمن کی فوج کی کمزوریوں سے اپنی فوج کو اطلاع دیتے ہیں۔ یہی کام انہوں نے کیا۔ یہاں سے وہ خبریں لے کر جاتے۔ اور اپنے لوگوں کو مسلمانوں کی طاقت کے مرکزوں سے آگاہ کرتے اس طرح انہوں نے اپنے لئے

طاقت کے سامان

پیدا کر لئے۔ اور مسلمانوں نے وہ سامان کھو دیئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمان غلام ہو گئے اور وہ غلام قومیں بادشاہ بن گئیں۔ اگر مسلمان بھی سات سو سال تک جنگ کو جاری رکھ سکتے۔ تو آج دشمن شام پر قابض نہ ہوتا۔ بلکہ آج فرانس اور جرمنی میں بھی اسلامی پرچم لہرا رہے ہوتے۔ اس وقت مسلمانوں کے پاس طاقت اور قوت تھی۔ اور اگر وہ دھاوا بول دیتے۔ تو بآسانی ان ملکوں کو فتح کر سکتے تھے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے ایک ہی لڑائی پر جنگ کا خاتمہ سمجھ لیا۔

یورپ کی لڑائیاں

جو بہت چھوٹے چھوٹے اصولوں کے لئے ہوتی ہیں۔ لمبے عرصہ تک چلی جاتی ہیں انگلینڈ اور جرمنی کی لڑائی چھوٹے چھوٹے اصولوں کے لئے ہی ہے۔ مگر ایک کے بعد دوسری جنگ اب ہو رہی ہے۔ آج انگلستان کے لوگ گالیاں دیتے ہیں۔ ان لوگوں کو جنہوں نے پہلی جنگ کو آخری سمجھ لیا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ آج ہمیں جس قدر مشکلات پیش آرہی ہیں۔ وہ سب انہی ناواقف اور جاہل لوگوں کی وجہ سے ہیں جنہوں نے پہلی جنگ کو ہی آخری سمجھ لیا۔ یہی حال مسلمانوں کا تھا۔ انہوں نے بھی پہلی لڑائی کو آخری سمجھ لیا۔ اور اس بات پر فخر کرنے لگے۔ کہ ہم نے ستر سال تک دشمن کا مقابلہ کیا ہے۔ حالانکہ وہ ستر سال تو ابتدا تھی۔ اور اس سات سو سال کی جنگ کا دسواں حصہ تھا۔

پس میں

جماعت کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ وہ اس جنگ سے سبق حاصل کرے۔ اور فائدہ اٹھائے۔ اس کا ہر پہلو برا ہے۔ مگر برا بھی ہمارے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ پہلی لڑائی کے ۲۵ سال بعد ہی جرمنی نے پھر لڑائی شروع کر دی۔ اور یہ بہت بری بات ہے۔ مگر اس سے ہمیں یہ سبق حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ

دشمن کی شکست

پر تسلی نہیں پانی چاہیئے۔ کیونکہ کچھ عرصہ کے بعد وہ پھر بھی سر اٹھا سکتا ہے۔ پھر لڑنے والی قوموں کے افراد قربانیاں کر رہے۔ اور تکالیف اٹھا رہے ہیں۔ ہمیں بھی اس سے یہ سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ

ہم بھی دین کے لئے قربانیاں کریں

جرمن مائیں اپنے بچوں کو قربان کر رہی ہیں جرمن تاجر اپنی تجارتوں کو تباہ کر رہے ہیں اور عوام طرح طرح کی تکالیف اٹھا رہے ہیں۔ اور ہم اگر ان سے زیادہ قربانیاں کریں تبھی

خدا تعالےٰ کی فوج میں شامل

ہو سکتے ہیں۔ اگر ان کے برابر ہی کریں۔ تو ہم میں اور ان میں کیا فرق ہوا۔ اور اگر ان سے کم کریں۔ تو نہایت ہی شرمناک بات ہوگی

حبوب کیساب

آپ کا دل دھڑکتا ہے اٹھا نہیں جاتا لیٹے رہنے کو دل کرتا ہے۔ ذرا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ اگر اس کا سبب ملیریا یا جگر کی خرابی ہے تو "شباکن" استعمال کریں۔ اگر ملیریا سبب نہیں بلکہ اعصابی کمزوری یا خون کی کمی ہے۔ تو حبوب کیساب استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص عہ

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پس ہمیں ان سے بہت زیادہ قربانیوں کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ کئی لوگ جماعت میں ایسے ہیں۔ جو کسی تحریک پر کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہمیشہ چندے ہی لئے جاتے ہیں۔ کیا ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ دس یا پندرہ سال تک چندہ دینے کے بعد پھر ان سے نہ مانگا جائے۔ وہ اس کو بڑی قربانی سمجھتے ہیں۔ کہ چند سال تک چندہ دے دیا۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ کہ دس یا پندرہ سال تو کیا۔ اگر تم اس اصول پر قائم رہو تو

پندرہ سو سال تک بھی چندے

دینے پڑیں گے۔ پندرہ سال کے بعد چندوں کا سلسلہ ختم سمجھنے کے یہ معنے ہیں کہ ایسا شخص زندگی کے پندرہ سال ہی سمجھتا ہے۔ حالانکہ اگر احمدیت دس ہزار سال تک رہنی ہے۔ تو

ہر ایک دن قربانی کا مطالبہ

ہوتا رہے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی صوفی کا یہ مقولہ سنایا کرتے تھے کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ غفلت تو انسان کو کفر کے گڑھے میں گرا دیتی ہے پس یہ خیال کرنا۔ کہ فلاں قربانی کے بعد اور قربانی نہ کرنی پڑے گی۔ بالکل غلط ہے۔ کیا معلوم کہ اگلا مطالبہ اس سے بھی سخت ہو۔ اگر آج روپیہ کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ تو کل ممکن ہے جائیداد کا کرنا پڑے اور پرسوں ممکن ہے اپنی اور اپنے عزیزوں کی جان کی قربانی دینی پڑے جو شخص مومن کہلاتا ہے۔ وہ یہ خیال بھی کیسے کر سکتا ہے۔ کہ کوئی دن ایسا آئے گا کہ

قربانی کا دروازہ بند

ہو جائے گا۔ جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ احمق ہے۔ کیا نماز۔ زکوٰۃ۔ صدقہ اور دوسرے احکام کا دروازہ کبھی بند ہوتا ہے۔ جو قربانی کا بند ہو جائے۔ خدا تعالےٰ کے احکام میں سے کسی حکم کا دروازہ بند نہیں ہوتا۔ کیا کبھی اللہ تعالےٰ نے کسی کو حکم دیا ہے۔ کہ تم نے دس سال تک سچ بولا۔ اب دو چار سال جھوٹ بول سکتے ہو۔ پندرہ سال تک تم نے لوگوں کے اموال کی حفاظت کی۔ اب تمہیں اجازت ہے۔ کہ کچھ عرصہ ڈاکے مار لو۔ اور لوگوں کے اموال لوٹ لو۔ پس کوئی شخص یہ خیال بھی کیسے کر سکتا ہے۔ کہ قربانیاں دس پندرہ سال تک ہیں۔ اس کے بعد یہ بند ہو جائیں گی۔ یاد رکھو۔ کہ قربانیاں ہمیشہ رہیں گی۔ ہاں ان کی شکلیں بدلتی رہیں گی۔ جس دن قوم کے افراد کی کثرت قربانی کی روح سے محروم ہو جائے گی۔ وہ دن اس

قوم کی موت کا دن

ہوگا۔ اور جو شخص اس دن کا منتظر ہے۔ جس دن قربانیوں کا سلسلہ بند ہو جائے۔ وہ گویا اس دن کا منتظر ہے جس دن احمدیت مر جائے۔ پہلی قومیں اسی طرح مری ہیں۔ اور ہماری موت بھی اگر ہوئی۔ تو اسی وجہ سے ہوگی۔ قربانیاں قوموں کا سانس ہوتی ہیں جس طرح سانس جب تک چلتا ہے۔ تب تک انسان زندہ رہتا ہے۔ اسی طرح جب تک کسی قوم میں قربانیوں کی روح زندہ رہتی ہے۔ تب تک وہ قوم بھی زندہ رہتی ہے پس

لڑائی سے سبق حاصل کرو

اور ایسے خیالات کو ہرگز پاس نہ آنے دو۔ کہ کسی وقت قربانیوں کا مطالبہ ختم ہو جائے گا۔ بلکہ ہمیشہ یہ خیال رکھو۔ کہ کل آج سے زیادہ قربانی کرنی پڑیگی۔ اسی لئے میں نے تحریک جدید میں یہ بات رکھی تھی۔ کہ چاہے کوئی شخص ایک پیسہ ہی بڑھائے۔ گزشتہ سال سے زیادہ ضرور دے۔ تا اس کے ہر سال کی قربانی گذشتہ سال کی نسبت زیادہ ہو۔ پس یہ کبھی خیال نہ کرو۔ کہ یہ قربانیاں بوجھ ہیں۔ جو تم کو کچل دیں گی۔ بلکہ یاد رکھو کہ یہ

قوم کی زندگی کا سانس

ہیں۔ اس لئے ان کو جاری رہنے دو۔ تا قوم کی زندگی باقی رہے۔ جو شخص قربانیوں کا سلسلہ بند کرنا چاہتا ہے۔ وہ گویا احمدیت کا گلا گھونٹنا چاہتا ہے۔ جس دن قربانیوں کا سلسلہ بند ہوا اسی دن احمدیت کا خاتمہ سمجھو۔ اللہ تعالےٰ ہم کو اور ہماری نسلوں کو اس دن سے بچائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ

۳۰ ماہ وفا بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوگا۔ صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ کے علاوہ مندرجہ ذیل بزرگان تقریر فرمائیں گے (۱) جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلیٰ (۲) جناب مفتی محمد صادق صاحب سابق مبلغ لیورپ و امریکہ (۳) جناب

بیوٹرین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا
کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے
جھریوں و بدنما داغوں کو دور کر کے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے
قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے
سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

قیمت ایک روپیہ

سول ایجنٹ برائے قادیان۔ سلطان برادرز

ذیابیطس

بڑی موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔

سفوف ذیابیطس

اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی اور دل گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ ایک دفعہ تجربہ کر کے دیکھیں۔

قیمت پندرہ خوراک ۱۲/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

چھ روپیہ کی کتابیں صرف ایک روپیہ میں

(وی پی کسی حالت میں نہ ہوگی)

مرزائی۔ قول سدید۔ بخاری۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے قرآنی نوٹ

یہ وہ کتابیں ہیں جن میں مکمل تبلیغ اور بڑے معلومات بھرے ہوئے ہیں جو مسز ڈاکٹر شفیع احمد ہر ایک احمدی کو تبلیغ کی غرض سے مفت کے برابر دے رہی ہیں۔ یہ ایک روپیہ دفتری خرچ۔ اجرت اشتہار کی وجہ سے ہے ہر ایک شخص مفت کا نام سن کر بغیر ضرورت طلب کرے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح مرحوم کی زندگی میں یہ سلسلہ تبلیغ جاری تھا اسی طرح بعد میں بھی جاری رہے اور اللہ کے فضل و برکات بیش بیش مرحوم پر نازل ہوں دارین کی بہتریوں کے ساتھ۔ ڈاکٹر شفیع احمد تبلیغ کا سچا عاشق مخلص انسان تھا۔ نیز کتاب دوربین جن کو منگوانی ہو وہ الگ ایک روپیہ روانہ کریں۔ تھوڑی سی کتابیں رہ گئی ہیں۔ پھر چھپنے تک انتظار کرنا پڑیگا۔

پتہ ہے چاندنی چوک کٹڑہ اللہ دیا مکان جناب احمد دہلی

برسات کے پھوڑے پھنسیوں کو دور کرنے کیلئے بہترین دوا صندلین دواخانہ نورالدین قادیان سے طلب کریں! یکصد قرص ۱۲/ پچاس قرص ۸/

جب تک تحریک جدید جاری رہیگی اس کا چندہ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۵ حصہ ادا کرتا رہونگا

(۱) بیرون ہند کی اُن جماعتوں اور افراد کیلئے جو اُسی ملک کے باشندوں پر مشتمل ہے "تحریک جدید سال ہشتم" کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے بفضل خدا اُمید ہے۔ کہ امریکہ مغربی افریقہ کی جماعتیں اور اُن کے افراد وعدوں کی فہرستیں ارسال کر چکے ہوں گے۔ امریکہ کی جماعتوں اور افراد گذشتہ دو سال سے یہ دستور العمل رہا ہے۔ کہ وہ فہرست کیسا تھ ہی روپیہ بھی ارسال کرتے رہے ہیں۔ اب بھی ان جماعتوں سے یہی اُمید کی جاتی ہے۔

(۲) فلسطین کی جماعتیں تحریک جدید کے سال اوّل سے برابر حصہ لے رہی ہیں۔ اس وقت مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری فلسطین میں مبلغ تھے۔ انہوں نے تحریک جدید کی قربانیوں کو احباب کے ایسا ذہن نشین کیا۔ کہ وہ سبق ان کو اب تک یاد ہے۔ اور وہ برابر حصہ لے رہے ہیں۔ اور پھر مولوی محمد شریف صاحب فاضل نے انکو یہ سبق ایسے آسان طریق سے مزید یاد کرایا ہے۔ کہ نقش ان کے دل پر ایسا گہرا ہو گیا۔ یہ جماعتیں خدا تعالیٰ کے فضل سے دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہیں۔ انکا قدم ہر سال پہلے سال سے آگے بڑھتا ہے۔ اللھم زد فزد سال ہشتم کیلئے مولوی محمد شریف صاحب نے ان جماعتوں کی طرف سے ۵۷ پونڈ کے وعدوں کی فہرست ارسال کی تھی۔ بیرون ہند کیلئے ۳۱ جولائی تک کی ڈیڈ لائن السابقون کی پہلی فہرست میں شامل کرنے والی تھی۔ اس لئے مولوی محمد شریف صاحب نے ۳۱ جولائی تک اپنی جماعت کے وعدوں کی رقوم ۵۰ فیصدی تک مرکز میں داخل کر دی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ آپنے ادا کرنیوالوں کی جو فہرست ارسال کی ہے وہ حضرت کے حضور دعا کیلئے پیش کر دی ہے۔ جو عنقریب انشاء اللہ شائع ہو جائیگی۔

(۳) شیخ عبدالغنی صاحب افریقہ سے حضرت کے حضور لکھتے ہیں۔ حضور کی دعاؤں سے خاکسار کو ایک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں حضور کی دعاؤں سے خاکسار کو ایک صد شلنگ ماہوار کی ترقی مل گئی ہے۔ اب ۵۰۰ شلنگ ماہوار تنخواہ ملتی ہے خاکسار نے حضور کیسا تھ یہ وعدہ کیا تھا کہ میری حصہ آمد کا چندہ حصہ ہوگا۔ اسی قدر میں تحریک جدید میں چندہ دونگا۔ چنانچہ خاکسار اس وعدہ کے مطابق نئے سال سے چندہ ادا کر رہا ہے یعنی حصہ آمد ۵۰ شلنگ تحریک جدید ۵۰/ کل ۱۰۰ شلنگ ماہوار ادا کرونگا۔ اور جب تک تحریک جدید قائم رہیگی اس وقت تک دیتا رہونگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ گویا آپ ہر ماہ اپنی آمد کا ۱/۵ حصہ ماہوار مستقل ادا کرتے رہیں گے جب تک کہ تحریک جدید جاری رہے۔ ہندوستان اور بیرون ہند کے افراد کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی تحریک جدید کا ادا کردہ نقشہ اور اپنی ماہوار آمد کو سامنے رکھ کر دیکھیں۔ کہ آیا اُن کی قربانی حقیقی قربانی کہلا سکتی ہے یا ورنہ اب بھی وہ اضافہ کر سکتے ہیں۔ وہ احباب جو میدان جنگ میں ہیں یا ہندوستان میں فوجی خدمات پر ہیں۔ اُن کو تحریک جدید کا علم نہیں۔ وہ بھی اس الٰہی تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

فائنانشل سکرٹری تحریک جدید

حب ایارج فیقرا
سر کی تمام بیماریوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت ۸ ر تولہ
طبیہ عجائب گھر قادیان

بلیک آؤٹ کے لئے

NIGHT LAMP

اے۔ سی بجلی کے علاقہ کیلئے
نعمتِ عظمٰی
میک لائٹ نائٹ لیمپ
۹۹ فیصدی خرچ میں بچت

روزانہ تمام رات مسلسل جلانے سے تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے۔ رات کو سوتے وقت اندھیر گھُپ کی بجائے ٹھنڈی آرام دینے والی روشنی۔ بال بچوں والے گھروں کیلئے بیحد ضروری چیز۔ دیکھنے میں خوبصورت عمر میں پائیدار۔ میک لائٹ کے ہر ایک بکس میں ایک سال کی گارنٹی کا لیبل رکھا ہوتا ہے۔
اپنے شہر کے دوکاندار سے طلب کریں۔

میک ورکس قادیان

A.2

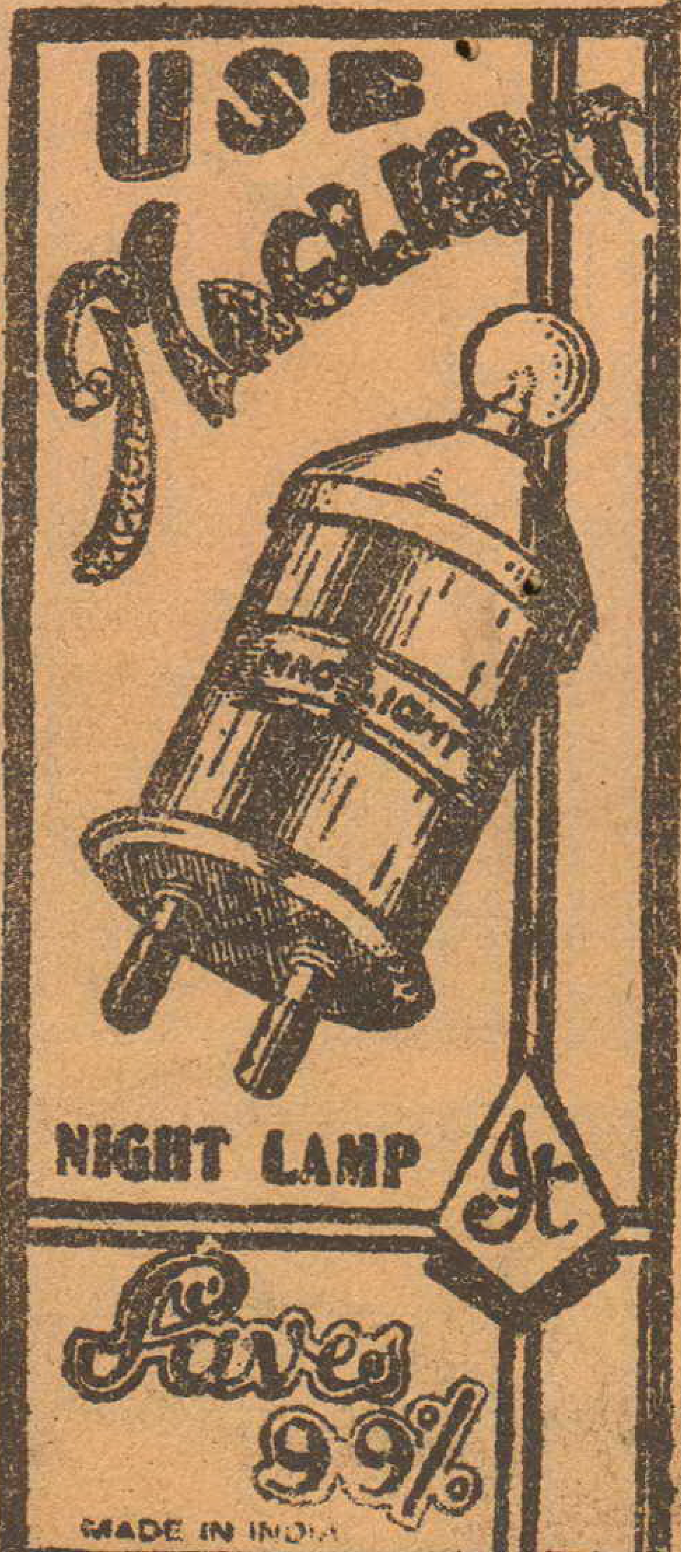

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں۔ ہمارے جگر کے جوشاندے اور حب تقویت جگر۔ جگر کے عمل کو درست کر کے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ اور خون کی زیادتی کیساتھ سستی۔ کاہلی۔ کمزوری دُور ہوتی۔ چہرہ پُر رونق ہو جاتا ہے۔ چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپ کو نیا آدمی معلوم کریں گے۔ جوشاندے اور تقویت جگر پندرہ دن کی خوراک صرف ۱۵/ر
ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب آف مالیرکوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک عزیز کو لگا دی تھی جسکا چہرہ مہاسوں کیلوں کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ٹیل بہاتے تھے کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے نکلنے کی بھی کراہت تھی۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے کہ انکا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پہلی نسبت نکھر آیا ہے۔ اور اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔

فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں چھائیوں اور بدنما داغوں۔ الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ خوبصورتی بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ بکتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس اور مشہور دوا فروشوں سے خریدیں۔
دی۔ پی منگوانے کا پتہ:۔ فیسرین فارمیسی ملکسر پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جاپانیوں کے الفاظ سے خبردار رہیئے!

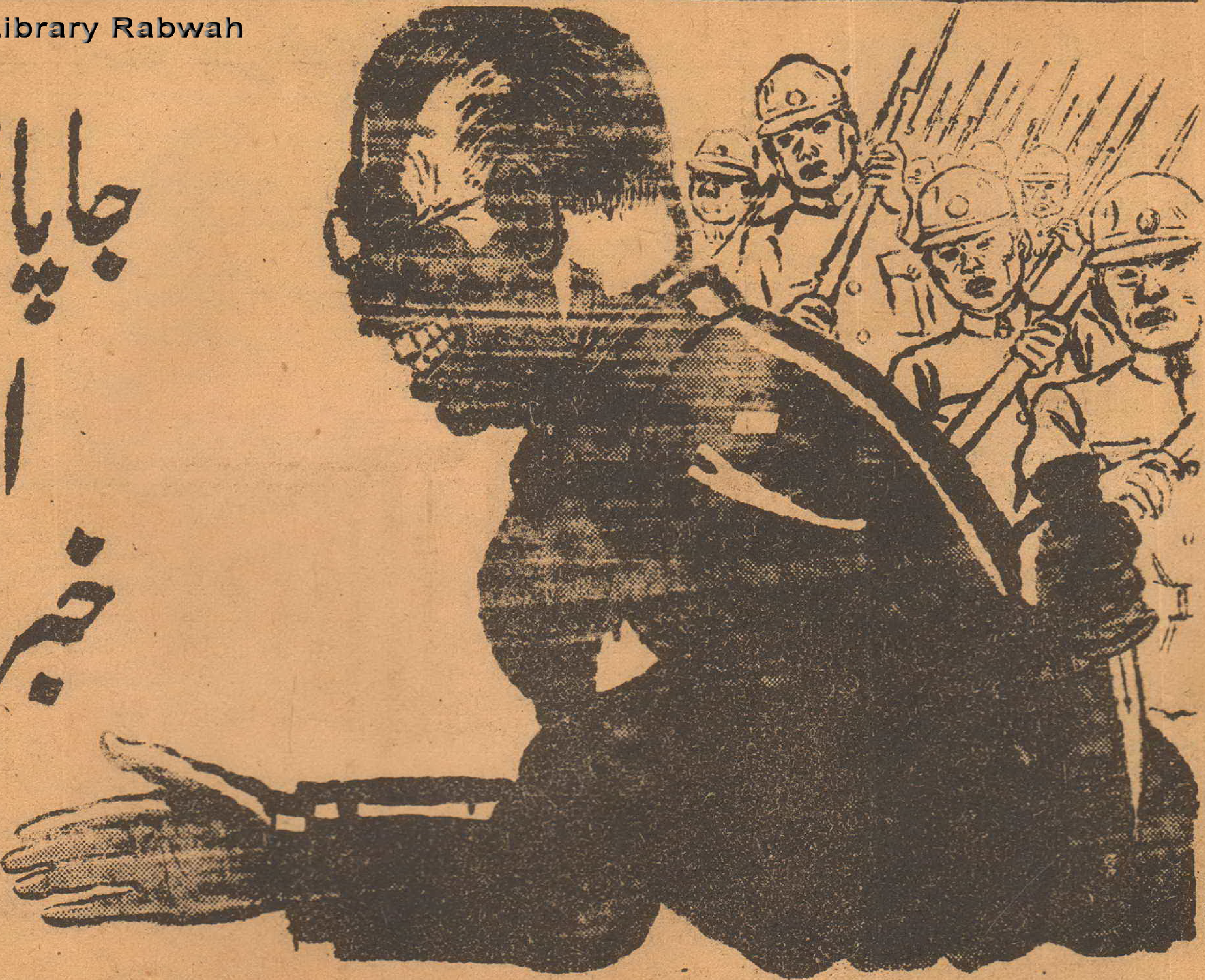

وہ جاپانی سنگینوں کے لئے راستہ صاف کرتے ہیں

دُشمن کے میٹھے الفاظ سے خبردار رہیئے۔ اُس کی اس کوشش سے ہوشیار رہیئے کہ وہ آپ کو یہ خیال کرنے پر لگا کہ اُس کو فتح کرنا ناممکن ہے۔ جاپانی سپاہی یہ نہیں چاہتے کہ جب وہ ہندوستان آئیں تو قتل کر دیئے جائیں اسلئے وہ نشر کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دوست ہیں وہ اسلئے غلط خبریں پھیلاتے ہیں کہ ہم چونک پڑیں، الجھنوں میں پڑ جائیں اور کمزور ہو جائیں۔ یہ ایک نئی جنگی چال ہے۔ جاپانی سپاہی یہ نہیں چاہتے کہ وہ جس وقت ہندوستان پر حملہ کریں تو یہاں موت کا شکار ہو جائیں۔ وہ ہمارے گھروں میں رہنا چاہتے ہیں۔

لیکن جاپانی حملہ آور ہمارے سپاہیوں، بموں اور توپوں سے اور آپ کی پشت پناہی سے مارے جائیں گے۔ اگر ہم سب ملکر مقابلہ کا فیصلہ کرلیں تو یہ ۴۰۰۰۰۰۰۰۰ آدمیوں کا عظیم الشان ملک ہرگز فتح نہیں ہو سکتا۔

چین کو بیوقوف نہ بنایا جا سکا

چینیوں نے جاپانی پراپیگنڈے سے دھوکا نہیں کھایا۔ یہ قوم جس میں اس سے قبل اتفاق نہ تھا پانچ سال سے نہایت کامیابی کے ساتھ جنگ کر رہی ہے اور وہ جاپانیوں کو اپنے ملک میں ہرگز داخل نہ ہونے دے گی۔ روس نازیوں کے فریب میں نہیں پھنسا۔ حالانکہ نازیوں نے اس پر دوستی کے معاہدہ پر دستخط کرنے کے بعد حملہ کیا تھا۔ چین اور روس سے سبق سیکھئے۔ جاپانیوں کے وعدوں پر اعتبار نہ کیجئے۔

جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذِ جنگ قائم کیجئے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو ۲۹ جولائی۔ آج صبح کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ اسوقت روسٹوف سے پانچ میل جنوب کی طرف گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جرمن فوج کے بڑے بڑے دستے دریائے ڈان کو پار کر کے ادہر پہنچ رہے ہیں اور سب سے بڑی لڑائی ڈان کے جنوبی سرے کے ساتھ ساتھ ہو رہی ہے۔ اسیطرح ڈان کے موڑ پر بھی گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ درونیش کے علاقہ میں ابھی تک روسی پہل کر رہے ہیں۔ اور جن جگہوں پر جرمنوں نے قبضہ کر رکھا تھا وہاں سے ان کو نکال رہے ہیں۔ سوویٹ ریڈیو کی اعلان کیا گیا ہے کہ حالت جیسی خطرناک اب ہے۔ لڑائی کے شروع سے آج تک نہ ہوئی تھی۔ دشمن ایسے علاقوں پر حملہ کر رہا ہے جو روس کی زندگی کیلئے اشد ضروری ہیں۔ مگر روسیوں میں گھبراہٹ بالکل نہیں۔ وہ ایک بہادر قوم ہے جسے اپنی آخری فتح پر یقین کامل ہے۔ روسی گورنمنٹ یہ انتظام کر رہی ہے کہ بعض اہم علاقے چھن جانیکے باوجود ملک میں کھانے پینے کی اشیاء میں کمی نہ ہو۔ ہزاروں عورتوں اور مردوں کو کھیتی باڑی کے کام پر لگایا جا رہا ہے اور نئے نئے علاقوں میں کاشت کرائی جا رہی ہے۔ اسیطرح یہ بھی انتظام کیا گیا ہے۔ کہ خوراک کی تقسیم میں کوئی گڑبڑ نہ ہو۔ روسی جہازوں نے فن لینڈ کی کھاڑی میں ۸ ہزار ٹن مجموعی وزن کے ۳ جرمنی جہاز غرق کر دیئے ہیں ✤

لنڈن ۲۹ جولائی۔ برطانیہ کی نیشنل یونین آف ریلوے مین کے صدر حال میں روس آئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ روسی کارخانوں کو ایک سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ بعض اسلحہ ساز کارخانوں میں اسوقت پہلے سے سات گنا زیادہ کام ہو رہا ہے۔ روس میں ریلوں کا انتظام حیرت انگیز طور پر اچھا ہے ✤

قاہرہ ۲۹ جولائی۔ یکشنبہ کی صبح کو اتحادی فوجوں نے مصر میں شمالی محاذ پر جو حملہ شروع کیا تھا اور جسکے نتیجہ میں دوشنبہ کو بھی لڑائی جاری رہی۔ وہ اب ختم ہو گیا ہے۔ جنرل آکنلک نے اپنی فوجوں کو ان مورچوں سے پیچھے ہٹا لیا ہے جو انہوں نے سنبھال رکھے تھے۔ اور اب وہ واپس ان مورچوں پر پہنچ گئی ہیں جہاں وہ ایک ہفتہ پہلے تھیں۔ گذشتہ ہفتہ کے آخر میں اطالوی فوج کے ایک دستہ نے نخلستان "سیوا" پر قبضہ کر لیا۔ برطانی طیاروں نے گذشتہ شب پھر طبرق پر حملہ کیا۔ تین روز سے برابر یہ حملے ہو رہے ہیں ✤

لنڈن ۲۹ جولائی۔ برطانی طیاروں نے رور مغربی جرمنی کے صنعتی علاقوں پر پھر زور شور سے بمباری کی۔ اور شنبہ کی شب کو مقبوضہ فرانس میں ریلوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا ✤

واشنگٹن ۲۹ جولائی۔ امریکہ کی ایک مغربی بندرگاہ میں بعض مال لے جانیوالے نئے جہاز سمندر میں اتارے گئے ہیں ✤

واشنگٹن ۲۹ جولائی۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے چیف آف دی جنرل سٹاف امیر البحر اور ایرمارشل سے ملاقات کی ✤

لنڈن ۲۹ جولائی۔ برطانی گورنمنٹ کیطرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۰ سے ۴۵ سال تک کی عمر کے برطانی چاہیں تو امریکن فوج میں بھرتی ہو سکتے ہیں ✤

لنڈن ۲۹ جولائی۔ ناروے کے ایک شہر بورڈو میں بہت سے لوگوں کو نازی حکام نے گرفتار کر لیا ہے۔ ان پر الزام یہ ہے کہ جنگی قیدیوں کے کیمپ سے بعض لوگ بھاگے۔ تو ان لوگوں نے انہیں تمباکو اور کھانے پینے کی چیزیں مہیا کیں ✤

لنڈن ۲۹ جولائی۔ چین کے امدادی فنڈ کا کام کرنیوالوں کی طرف سے آج منشن ہاؤس میں ایک جلسہ کیا جا رہا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ برطانیہ کے لوگ چین کی زیادہ سے زیادہ مدد کریں

لنڈن ۲۹ جولائی۔ نیوزی لینڈ کے امریکہ کے سفیر جو آجکل یہاں ہیں۔ ملک معظم سے ملاقات کی

دہلی ۲۹ جولائی۔ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے رکن مسٹر اسے نے اگست کے دوسرے ہفتہ واردھا جا رہے ہیں۔ جہاں آپ گاندھی جی سے ملیں گے ✤

پٹنہ ۲۹ جولائی۔ چین کی اسلامک فیڈریشن کے نمائندہ مسٹر عثمان وو نے یہاں طلباء کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستانی طلباء سے یہ توقع ظاہر کی۔ کہ وہ فیسی ازم کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرینگے ✤

دہلی ۲۹ جولائی۔ سنٹرل اسمبلی کے ممبر پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے ایک بیان میں کہا۔ کہ کانگرس اسوقت جو تحریک شروع کرنا چاہتی ہے۔ اس کا اثر ہمارے ملک پر بہت برا پڑیگا۔ اور یہ تحریک ملک کو اسکی منزل سے دور لے جائیگی ✤

چنگنگ ۲۹ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ مغربی سکیانگ کے علاقہ میں جاپانیوں کو پیچھے ہٹا دیا گیا ہے۔ یونان میں بھی چینیوں نے دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا اور اسے پیچھے دھکیل دیا ✤

ماسکو ۲۹ جولائی۔ دوپہر کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ ڈان کے زیریں علاقہ میں روسی فوجوں کے لئے خطرہ بہت بڑھ رہا ہے۔ جرمن اسوقت سٹالن گراڈ کو جانیوالی ریلوے لائن کیطرف بڑھ رہے ہیں۔ روس کے سب اخباروں نے صورت حالات کی نزاکت کا ذکر کیا ہے ✤

لنڈن ۲۹ جولائی۔ کئی سو برطانوی طیاروں نے کل رات پھر ہمبرگ کی بندرگاہ پر شدید حملہ کیا۔ جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی ۳۲ ہوائی جہاز واپس نہیں آسکے ✤

لنڈن ۲۹ جولائی۔ جرمنوں نے دریائے والگا میں روسی جہازوں پر بمباری شروع کر دی ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ جرمنوں کے اگلے ہوائی اڈے دریا سے ایک سو سے ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر ہیں ✤

کینبرا ۲۸ جولائی۔ سرکاری حلقوں کے بیان کے مطابق آسٹریلیا میں غیر معروف ساحلی علاقوں میں ڈبکنی کشتیوں کے ذریعہ جاپانی ایجنٹ اتارے گئے ہیں۔ اور مخالف عنصر انہیں پناہ دے رہا ہے۔ اس بات کا شبہ اس وجہ سے ہوا ہے کہ جاپانیوں کو اتحادیوں کی فوجوں کی ایک خفیہ فوجی نقل و حرکت کا علم ہو گیا تھا ✤

واشنگٹن ۲۸ جولائی۔ فوجی حکام اس اطلاع کی تصدیق کر رہے ہیں کہ واشنگٹن کے نزدیک تین اجنبی ہوائی جہازوں سے پیراشوٹ یا کچھ اور اشیاء گرائی گئیں۔ کل رات ایک اجنبی جہاز نے پرواز کی ✤

لنڈن ۲۸ جولائی۔ اخبار "یارکشائر پوسٹ" نے لکھا ہے کہ اس امر کے کئی آثار پائے جاتے ہیں کہ جاپانی اس موزوں وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب روس پر دباؤ بہت بڑھ چکا ہوگا اسوقت جاپانی فوجیں گیدڑ کی طرح روسیوں پر چل پڑیں گی ✤

Digitized By Khilafat Library Rabwah

The way to Victory (فلاح و کامیابی کا طریق)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ جون ۱۹۴۲ء کو جو لصیرت افروز اور تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اسے انگریزی میں چھپوانے کا اعلان اخبار میں ہو چکا ہے۔ اب یہ چھپ کر آگیا ہے۔ کاغذ۔ طباعت اور ٹائپ نہایت دیدہ زیب اور خوشنما ہے۔ نہایت خوبصورت ٹائیٹل پیج اور موزوں سائز پر طبع ہوا ہے۔ خطبہ کی باطنی خوبیوں کے ساتھ ظاہری حسن نے اسے ایک ایسے تحفہ کی حیثیت دیدی ہے جو انگریز دوستوں کے پیش کرنیکے قابل ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں چھپ چکا ہے اور ابھی اور چھپیگا۔ دوست اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں جو وعدے کر چکے ہیں۔ وہ انہیں جلد پورا کریں۔ اور جنہوں نے تاحال اس میں حصہ نہیں لیا۔ وہ فوراً لیں۔ اور جلد از جلد رقوم ارسال کریں۔ تا اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکے ✤

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

پشاور ۲۸ جولائی۔ خان عبد الغفار خان نے ۲۱ جولائی کو گورنر صوبہ سرحد کو ایک چٹھی لکھی تھی۔ کہ خدائی خدمتگاروں کو علاقہ غیر میں جانے سے نہ روکا جائے۔ کیونکہ وہ اس علاقہ میں حفاظت خود اختیاری کا پروپیگنڈا کرنے جا رہے ہیں۔ اس کا کوئی جواب ابھی تک گورنر صاحب کی طرف سے نہیں ملا۔ اب فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ خدائی خدمتگاروں کا پہلا جتھہ علاقہ غیر میں جانے کے لئے ۳ اگست کو ملاکنڈ ایجنسی میں جائے گا ✤

احمدیہ لٹریچر رعایتی قیمت پر

تبلیغ رسالت جلد ہفتم ۸ر ,, ,, ہشتم ۱۰ر ,, ,, نہم ۸ر ,, ,, دہم ۱۲ر تجلیات رحمانیہ ۴ر بٹالوی کا انجام ۴ر چشمہ ہدایت ۴ر تبدیلی عقائد ایم۔ اے ۲ر تنقید صحیح بر برہان صریح ۴ر تحفہ مستریاں ۳ر اسلامی اصول کی فلاسفی ہندی ۳ر ,, گورمکھی ۳ر نعمت ثانی ۳ر بحر حقیقت ۳ر چودھویں صدی کا یہودی ۴ر پیدائش عالم ۳ر رسالہ گوشت خوری ۲ر نشان آسمانی ۲ر کشتی نوح ۴ر صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۲ر تنبیہ زبان دراز ۲ر ✤

خاکسار رشید احمد خان مینیجر کتب خانہ قاسم العلوم قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔